حج ایک اسلامی فریضہ اور اللہ تعالی کی عبادت وبندگی کا بہترین ذریعہ ہے جس میں مختلف قسم کے دینی ودنیاوی فائدے ہیں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''اور جب کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو کعبہ کے مکان کی جگہ مقرر کردی اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اور میرے گھر کو طواف، قیام، رکوع، سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھنا، اور لوگوں میں حج کی منادی کردے لوگ تیرے پاس پا پیادہ بھی آئیں گے، اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی، دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے، اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں، اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں، پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ، پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں، (الحج: ۲۶ تا ۲۹) ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے یہ ہدایت فرمائی کی اس گھر کی بنیاد خالص توحید پر رکھو، تاکہ یہاں خالص اللہ کی عبادت کی جائے، مشرکین مکہ نے جو ابراہیمی ملت کے پیروکار ہونے کا دعوی کرتے تھے تین سو ساٹھ بتوں کو کعبۃ اللہ میں رکھ کر پوجنے لگے تھے بالآخر فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے شرک وبت پرستی کی غلاظت سے اللہ کے گھر کو پاک فرمایا، ''سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے جب اعلان حج کا حکم دیا تو آپ نے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر ندا لگائی، جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''فرمایا: اے لوگو! تمہارے رب نے ایک گھر تعمیر کیا ہے اور تمہارے اوپر اس گھر کی زیارت کو فرض قرار دیا ہے، پس تم سب اپنے رب کی دعوت کو قبول کرو، پھر اپنے چہرے کو دائیں بائیں، مغرب ومشرق کی طرف پھیرا، لہذا قیامت تک پیدا ہونے والوں میں جس کے لئے فریضہ حج کی ادائیگی مقدر تھا ہر ایک نے اس کا جواب دیا: ''لبیک اللھم لبیک، حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں،، (تفسیر جلالین: حج: آیت: ۲۷) سیدنا ابن عباسؓ، امام مجاہدؒ: ''لیشھدوا منافع لھم،، کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''دنیا وآخرت دونوں کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، آخرت کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اس کے ذریعہ اللہ تعالی کی رضا اور بخشش کا مستحق بنتا ہے، اور دنیاوی حیثیت سے تجارت کا نفع اور وہاں کے گوشت وغیرہ سے فائدہ اٹھاتا ہے، (جامع البیان: ۱۰/۱۴۷، الدر المنثور: ۶/۳۷)''

حج کی یہ عبادت کتنی عظیم ہے اور اس عبادت کو انجام دینے والا کس قدر اجر وثواب سے مالا مال ہوتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرماتے ہیں: ''جس شخص نے خالص لوجہ اللہ حج کا فریضہ ادا کیا اور اس نے (حج کی روح کے منافی کسی طرح کی) بے حیائی اور فسق وفجور کا ارتکاب نہیں کیا تو وہ (گناہ ومعصیت سے صاف ستھرا ہوکر) ایسے ہی لوٹتا ہے جیسا کہ

اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے، (صحیح بخاری: ۱۵۲۱) شروط وآداب کی پابندی کے ساتھ جس نے یہ فریضہ ادا کیا یقیناً وہ ایسا ہی ہے، البتہ جمہور علماء کے نزدیک حج سے صرف صغائر معاف ہوتے ہیں، اور کبیرہ گناہ کی معافی کے لئے انسان ہمیشہ توبہ واستغفار کا محتاج ہے، اور اگر اس گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو وہ مشروط ہے کہ اس حق کی ادائیگی بھی کی جائے یا اس شخص کو راضی کرلیا جائے،،

حج مبرور کی عظمت وبزرگی اور مقام ومرتبہ یہ ہے کہ اس کے اجر وثواب کو جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر کہا گیا اس کے بعد؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پھر کہا گیا اس کے بعد؟ فرمایا: حج مبرور (یعنی حج مقبول) (صحیح بخاری: ۱۵۱۹) صاحب فتح الباری فرماتے ہیں: ''**المبرور الذی لا یخالطہ اثم، وقیل لا ریاء فیہ** (فتح الباری: ج ۱/ ۷۸) حج مبرور اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں کوئی گناہ ومعصیت (اور خلاف شرع) کام نہ کیا جائے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو حج ریاکاری اور دکھاوے سے پاک ہو، ''ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: **جھادُکُنَّ الحجُّ** (بخاری: ۲۸۷۵) ''تمہارا جہاد حج کرنا ہے،، ''صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے ۰۰۰۰ حج اپنے سے پہلے کے سارے گناہوں کو مٹا دیتا ہے،، (رقم الحدیث: ۳۳۶)''

زیارت بیت اللہ کا یہ سفر کتنا عظیم اور بابرکت ہے: عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا، اسے اچانک اس کی اونٹنی نے نیچے گرا دیا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہوگیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری سے غسل دو، اور اسے دو چادروں میں کفن دو، اس کا سر مت ڈھانپو، اور اسے خوشبو بھی مت لگاؤ، کیونکہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ یہ تلبیہ پکار رہا ہوگا، (صحیح بخاری: ۱۸۴۹، مسلم: ۱۲۰۶) ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم بیت اللہ کا قصد کرکے گھر سے روانہ ہوتے ہو تو تمہاری سواری کے ہر قدم پر اللہ تعالی ایک نیکی لکھتا ہے، اور ایک ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے، اور جب تم عرفہ میں ٹھہرتے ہو تو اللہ تعالی سماء دنیا پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے حجاج کرام پر فخر کرتا ہے: ''دیکھو میرے ان بندوں کو جو دور دراز سے پراگندہ حالت میں

گرد وغبار سے اٹے ہوئے میرے پاس آئے ہیں، یہ میری رحمت کے طلبگار ہیں، میرے عذاب سے خوفزدہ ہیں، اور انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہے اور اگر یہ مجھے دیکھ لیتے تو پھر یہ کیا کرتے؟ (اے میرے بندو جاؤ) اگر تمہارے اوپر ریت کے ذرات کے برابر یا ایام دنیا کے برابر، یا بارش کے قطروں کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالی اسے تم سے دھل دے گا، اور جب تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو تو اس کا اجر تمہارے لئے ذخیرہ کردے گا، اور جب تم اپنا سر منڈاتے ہو تو ہر گرنے والے بال کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، اور جب تم طواف کرتے ہو تو تمہارے سارے گناہ اس طرح دھل جاتے ہیں جیسے کہ تمہاری ماں نے آج ہی تمہیں جنا ہے،، (صحیح الجامع ۱۳۶۰، حسن، صحیح الترغیب: ۱۱۵۵، حسن)) اس سے فریضہ حج اور اس کی ادائیگی کی سعادت مندیوں سے بہرہ ور ہونے والوں کی فضیلت واہمیت اور اجر وثواب کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے،

☆ حج بیت اللہ کے بارے میں عموما چار قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں، ابھی تک ان لوگوں کا بیان گزرا جنہیں اللہ تعالی نے مال ودولت سے نوازا اور زیارت بیت اللہ کی توفیق بخشی

☆ دوسرے وہ لوگ جن کے پاس مال دولت بھی ہے اور وہ اس کی ادائیگی کی استطاعت رکھتے ہیں لیکن حج نہیں کرتے: حقیقت میں یہ بہت بڑا جرم ہے، ایسے لوگوں کو بغیر کسی حیلہ بہانہ کے فوراً حج کے لئے کوشش کرنی چاہیے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو اللہ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے، پس ضرور حج ادا کرو،، (صحیح مسلم) ''ایک اور حدیث میں تاکیدی حکم فرمایا: ''حج کی ادائیگی میں جلدی کرو، تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا پیش آنے والا ہے (صحیح الجامع: ۲۹۵۷) دولت کا انبار ہے مگر صحت وتندرستی نہیں ہے یا دولت ہی چھن جائے یا حالات کچھ کے کچھ ہوجائیں، اس لئے ہر شخص کو استطاعت ہونے کے بعد فوراً اس فریضہ کو ادا کرنا چاہیے،

☆ تیسری قسم: وہ لوگ جن کے پاس مال نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے حج کی تمنا کی اور نہ ہی ان کے دل میں زیارت بیت اللہ کا شوق پیدا ہوا، انہیں اپنی نیت درست کرنی چاہیے، حسن نیت سے ہی خیر وبھلائی کے راستے ہموار ہوتے ہیں، آدمی اس کار خیر کے انجام دینے کی استطاعت نہیں رکھتا لیکن سچی نیت ہونے کی بنا پر اللہ تعالی اس کیلئے اس عمل کا ثواب عطا کردیتا ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ

غزوہ تبوک سے جب واپس ہوئے فرمایا: بیشک مدینہ میں ایک جماعت ایسی ہے کہ جو بھی تم نے راستے طے کئے اور وادیوں سے گزرے وہ تمہارے ساتھ تھے، صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول وہ لوگ تو مدینہ میں تھے، فرمایا: انہیں تو مدینہ میں عذر نے روک رکھا ہے (صحیح ابن ماجہ: ۲۲۳۲) ان کا ارادہ نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہونے کا تھا، ان کی نیت خالص تھی مگر عذر کی بنا پر وہ شریک نہیں ہوسکے، حتی کہ جب آپ ﷺ نے انہیں روک دیا تو وہ روتے تھے اس قلبی تعلق کی بنا پر آپ ﷺ نے انہیں مجاہدین کے ساتھ قرار دیا،

☆ چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس مال و دولت نہیں ہے مگر بیت اللہ کی زیارت کا شوق ان کے دلوں میں موجزن ہوتا ہے، حج کا موسم آتا ہے تو ان کے دل تڑپ اٹھتے ہیں اور آنکھیں بہہ پڑتی ہیں، اس آرزو کی تکمیل کے لئے اللہ تعالی کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں، وہ تمام غیر مستطیع مسلمان مرد و عورت جو سچی نیت کے باوجود اس سال کسی وجہ سے حج کے لئے نہیں جاسکے تو وہ دوسرے، بہت سے اعمال خیر سے محروم نہیں ہوئے ہیں، شریعت اسلامیہ نے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے بہت سے اعمال وعبادات کو مشروع ٹھہرایا ہے کہ ہم اپنے گھروں اور بستیوں میں رہتے ہوئے حج اور عمرہ کا ثواب حاصل کرسکتے ہیں، ان اعمال وعبادات پر مواظبت اور پابندی کر کے اپنے شوق اور جذبے کو تسکین پہونچ سکتے ہیں، اور اس طرح آدمی اللہ تعالی کی رحمتوں کا مستحق بن سکتا ہے، جیسے:

☆ نماز فجر کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ بیٹھ کر ذکر کرنا اور طلوع شمس کے بعد اشراق کی نماز پڑھنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی، پھر وہ سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتے بیٹھا رہا، (وقتِ کراہت ختم ہوجانے کے بعد جب سورج بلند ہوجائے) پھر اس نے دو رکعت اشراق کی نماز ادا کی تو اس کے لئے پورا پورا حج اور عمرہ کا ثواب ہے (صحیح الجامع: ۶۳۴۶) زمانہ سلف سے لے کر ہر دور میں اللہ تعالی کے صالح بندوں کا یہ خاص وظیفہ رہا ہے، اور خصوصی طور پر وہ لوگ جو میدان دعوت سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے قیام اللیل، اشراق، چاشت کی نماز روحانی غذا فراہم کرتی ہے مگر افسوس کہ آج ہمارے دینی وعلمی حلقوں تک سے یہ چیزیں فنا ہوگئی ہے، اعمال خیر کا شوق اور جذبہ بالکل سرد پڑ چکا ہے، اس وقت معاشرے میں حجاج کرام کی معتد بہ تعداد نظر آتی ہے مگر حصول ثواب کے ان طریقوں پر حج سے پہلے عمل تھا اور نہ بعد میں یہ شوق پیدا ہو پاتا ہے،

☆ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح مسجد

جائے اور اس کا مقصد کسی خیر و بھلائی کو سیکھنا ہو یا سکھانا ہو تو ایسے شخص کے لئے مکمل ایک حج کا اجر وثواب ہے (صحیح الترغیب والترھیب: ۸۶، حسن صحیح) اس سے معلوم ہوا علم حاصل کرنے اور خیر و بھلائی کی مجلسوں میں اس نیت کے ساتھ بیٹھے کہ یہاں سے شریعت اور دین کی باتیں سیکھ کر اس پر عمل کرے گا، یا کسی نیکی و بھلائی کی تعلیم دے گا، تو ایسے شخص کیلئے حج کا ثواب لکھا جاتا ہے، جو یقیناً بہت بڑی سعادتمندی ہے، جس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے،

☆ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص جماعت کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کے لئے چل کر گیا تو وہ نماز باجماعت (اجر وثواب میں) حج کی طرح ہے، اور جو شخص نفلی نماز ادا کرنے کی غرض سے چل کر گیا تو وہ نفلی عمرہ کی طرح ہے (صحیح الجامع: ۶۵۵۶، حدیث حسن) اس ثواب کی کثرت پر تعجب کے بجائے ہمیں اپنی سستی اور غفلت پر افسوس کرنا چاہیے کہ اس قدر اجر وثواب کے باوجود ہم ان عبادات کا اہتمام نہیں کر پاتے، الصادق والمصدوق نبینا محمد ﷺ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے جس پر ہمارا کامل ایمان ہونا چاہیے،

☆ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک انصاریہ خاتون ''ام سنان،، سے فرمایا: تجھے میرے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ کہا: ہمارے پاس دو ہی اونٹ ہیں، ایک پر شوہر اور بیٹا حج کے لئے جارہے ہیں اور دوسرے اونٹ سے ہمارے غلام سیرابی کے لئے پانی ڈھوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کا عمرہ حج کے برابر یا میرے ساتھ حج کرنے جیسا ہے، (بخاری: ۱۸۶۳، مسلم: ۳۰۹۸)

لہذا اللہ تعالی نے جس کے لئے حج بیت اللہ کی کوئی سبیل پیدا فرمادی ہے اسے خلوص دل کے ساتھ اپنے حج کو حج مبرور بنانے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ جب ہم اس سفر سے واپس ہوں تو ہمارے حالات تبدیل ہوجائیں، دنیا کی بے ثباتی کے ساتھ نیکی و بھلائی کا جذبہ غالب ہوجائے، اور جو لوگ کسی وجہ سے حج نہیں کرسکے انہیں کسی طرح کا شکوی کرنے کے بجائے اپنی قضاء وقدر پر راضی رہنا چاہیے، اور فرائض پر پابندی، نوافل کا اہتمام کر کے اللہ تعالی کی رحمتوں کا طلب گار بننا چاہیے، اللہ تعالی ہم سب کے لئے اپنی خاص رحمتوں سے کوئی سبیل پیدا فرمائے، اور ہر حالت میں شکر گزاری کی توفیق بخشے۔ آمین

یہ دعوتی واصلاحی فولڈر مستقل شائع ہو رہا ہے، اہل علم سے گذارش ہیکہ مزید بہتری اور مفید تر بنانے کیلئے اپنے آراء اور مشوروں سے نوازیں۔

21

اور لوگوں کے اقسام

البر فاؤنڈیشن

۱، ونجارا مینشن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in